۵۵۶ع

~~۹۱۵~~

صلوٰۃ اور [illegible] کی کتاب

۵۵۷ع

~~۹۱۶~~

رسولوں کے اعمال

۵۵۸ع

~~۹۱۷~~

سچے رشیوں کی پہچان

مسلمانوں کی عبادت نماز اور آریوں کی پوجا سندھیا کا موازنہ و مقابلہ

جس کا تاریخی نام ہے

صلوٰۃ اور سندھیا کی کتاب ۱۳۲۶

مصنفہ مولوی ابو رحمت حسن القادری (باباجی) میرٹھی

جسکو

جناب حافظ حاجی محمد صدیق صاحب سوداگر صدر بازار

دھلی نے

ناواقف بھائیوں کی آگاہی اور ہر خاص و عام کے فائدے کیلئے

۱۹۰۹ء

باہتمام (منشی) نذیر حسین کاپی نویس میرٹھ

النذیر پریس میرٹھ میں طبع کرایا

عبد المجید پریس میں چھپا

تعداد جلد ۲۰۰۰

بار پنجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقلمند آدمی اگر غور و تامل سے موجودات پر نظر ڈالے تو معلوم کر سکتا ہے کہ گھاس درخت اور بوٹیاں - نباتات اور لوہا تانبا - رانگ - شیشہ - اینٹ - پتھر وغیرہ جمادات - اور پرند چرند چوپائے دوپائے وغیرہ حیوانات مختلف لہجوں میں ہر شے اپنے اپنے طور پر معبود حقیقی کی عبادت کر رہی ہے اور یہی قرآن کریم کا ارشاد ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ (اسرا) اور انسان ذی شعور ہونیکے سبب پر شرف رکھتا ہے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ قرآن کریم نے بھی کہا ہے پس اسکی عبادت سب کی جامع اور سب سے افضل ہونی چاہیئے کہ وہ عام مخلوقات کی طرح روح و روال سے نہیں بلکہ دل و زباں دست و پا وغیرہ جوارح سے بھی کرتا ہے اور عبادت بھی وہی کامل و مکمل ہوتی ہے جسمیں جان اور جسم کے سب اعضا مصروف ہوں اور سب کی عبادتوں کی جامع ہو جیسے اسلامی نماز -

دنیا بھر میں جو کچھ بھی فرقے یا مذاہب ہیں اس لحاظ سے کہ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ سب اپنی پوجا کو کامل اور دوسرے کی کو ناقص خیال کرتے ہیں لیکن عقل خداداد سے جب کام لیا اور محققانہ و منصفانہ موازنہ و مقابلہ کیا جاتا ہے تو بہیئت مجموعی اسلامی نماز جامع و افضل تر اور دوسرے مذاہب کی پوجا ناکامل یا مجروح و مخدوش معلوم ہوتی ہیں اوروں کو جانے دو یہی وید والے آریہ اپنی پوجا سندھیا کی خوبیاں از حد بیان کرتے ہیں لیکن جب اُسکی حقیقت دیکھی گئی تو نماز کے پاسنگ بھی نہ پائی اور انکے مذہب کی بنیادی کتاب وید سے بھی ثابت نہوئی - اس جگہ ہم اسلامی نماز اور آریوں کی پوجا سندھیا کو برابر لکھکر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ہٹ دھرموں سے داد کی توقع نہیں اور تشنہ لبان حق اس چشمہ شیریں سے مستفید ہو کر خود ہی بول اُٹھینگے کہ ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ ھٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ -

نماز	سندھیا
صلوٰۃ کی بابت قاموس صفحہ ۱۸۰ میں لکھا ہے اَلصَّلٰوۃُ اَلدُّعَاءُ وَالرَّحْمَۃُ وَالْاِسْتِغْفَارُ	دیانند جی نے پنچ مہایجہ ودھی صفحہ ۲ میں لکھا ہے (संध्यायंति) جس میں اچھی طرح پرمیشور کا دھیان

وَحُسْنُ الثَّنَاءِ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِبَادَۃٌ فِیْھَا رُکُوْعٌ وَسُجُوْدٌ اِسْمٌ یُوْضَعُ مَوْضِعَ الْمَصْدَرِ صَلّٰی صَلٰوۃً لَا تَصْلِیَۃً۔ کہ صلوٰۃ کے معنی ہیں رحمت اور بخشش اور درود اور رکوع و سجود والی عبادت یہ اسم ہے مصدر کی جگہ وضع کیا گیا۔ صلّٰی یصلّی صلوٰۃً آتا ہے تصلیۃً نہیں آتا۔ مجمع البحار جلد دویم کی صـــــ ۲۵۸ میں ہے اَلصَّلٰوۃُ لُغَۃً اَلدُّعَاءُ وَقِیْلَ التَّعْظِیْمُ معنے صلوۃ کے از روئے لغت دعا اور تعظیم ہیں۔ غیاث ردیف ص میں لکھا ہے۔ صلوۃ کے معنی دعا آمرزش اور نماز (منتخب) صراح میں اسکی تشریح یوں کی گئی ہے کہ بندے کی طرف سے نماز و دعا اللہ کی طرف سے رحمت۔ فرشتوں کی جہت سے آنحضرت پر درود۔ قرآن شریف میں وارد ہے اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ (انعام) تحقیق میری بدنی عبادت اور مالی عبادت عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ (بقر) صلوٰۃ جمع صلوۃ انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش ہے ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ (احزاب) وہی اللہ رحمت بھیجتا ہے تم پر۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (الکوثر) تو اپنے رب کی نماز پڑھ اور قربانی کر۔ صَلُّوْا عَلَیْہِ (احزاب) درود بھیجو حضرت محمد صلعم پر اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ (ہود) کیا تیرے نماز پڑھنے نے تجھ کو سکھایا ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (طہ)

کریں وہ سندھیا سو رات اور دن کے میلان سے دونوں سندھیاؤں میں سب آدمیوں کو پرمیشور کی استتی (ستودنی) پرارتھنا (التجا) اُپاسنا (مراقبہ) کرنا چاہئیے۔ اور ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۰ و ۹۹ میں لکھا ہے کہ رات اور دن میں سندھیا اور اگنی ہوتر صبح و شام دو ہی وقت کرے کیونکہ دو ہی وقت رات اور دن کے ملاپ کے ہیں نہ زیادہ۔

امرکوش مطبوعہ بمبئی بھاشا ٹیکا سہت کے صـــــ ۱۴ میں ہے संध्या समय काला नाम سندھیا زمانہ وقت کا نام ہے۔

اس سے واضح ہے کہ سندھیا کسی عبادت کا نام نہیں بلکہ رات اور دن کے میل کا نام ہے۔

پارسیوں کی خورشید نیایش میں لکھا ہے کہ طلوع شمس کے وقت آیت نمبر ۲۳ اور زوال کے وقت آیت نمبر ۲۴ غروب کے وقت آیت نمبر ۲۵ کا وظیفہ کریں ویسے ہی منو ادھیائے ۲ شلوک ۱۰۱ و ۱۰۲ میں لکھا ہے کہ طلوع کے وقت ساوتری کو جپتا ہوا سورج نکلنے کے بعد تک جما رہے اور غروب کے وقت ساوتری کو جپتا ہوا تارے دکھائی دینے تک جما رہے۔

صبح صبح جپ کرنے سے رات کے اور شام شام جپ کرنے سے دن کے گناہ چھوٹ جاتے ہیں (ترنج یجہ پدتی صفحہ ۲)

پنڈت دیانند نے ساوتری کے جپ کا ترجمہ گایتری

میری یاد کیلئے نماز پڑھ - اور اسلامی نماز پر یہ تمام
معنے صادق آتے ہیں کیونکہ وہ ان سب کا مجموعہ
ہے اسی واسطے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ
هٰذِهِ الصَّلٰوةُ لَا یُصْلِحُ فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ
النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّهْلِیْلُ وَالتَّکْبِیْرُ وَ
قِرَایَةُ الْقُرْاٰنِ (صحیح مسلم) ترجمہ نماز میں کوئی بات
چیت درست نہیں۔ نماز کیا ہے اللہ تعالیٰ کی پاکی
بیان کرنا تہلیل پکارنا اور بار بار اس کی بڑائی کرنا اور
قرآن پڑھنا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لَا
سَهْمَ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَّا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا صَلٰوةَ
لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ (الترغیب الترہیب) جو شخص
نماز نہ پڑھے اسکا اسلام میں کچھ حصہ نہیں اور جو شخص
وضو نہ کرے اُسکی نماز نہیں ہوتی یعنی اسلام کا
مدار نماز پر اور نماز کا طہارت پر ہے اسلئے نماز سے
پہلے طہارت کاملہ چاہئے اور اس سے حقیقی غرض
یہ ہے کہ انسان ظاہری و باطنی نجاستوں و خباثتوں
سے پاک صاف ہو کر بارگاہ اقدس میں حاضر ہووے
تاکہ نماز قبول اور نمازی پر خدا کی رحمت کا نزول ہو اور
خدا تعالیٰ پیار کرے کہ وارد ہے اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ
التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ترجمہ اللہ
تعالیٰ دل سے رجوع ہونیوالوں اور خوب پاک صاف
رہنے والوں کو چاہتا اور پیار کرتا ہے۔
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

کا جپ کیا ہے -
آئین اکبری جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ میں لکھا ہے کہ گایتری سورج
کی تعریف میں چند لفظ ہے اسکو کلمہ کی طرح بار بار پڑھتے
ہیں -
گایتری کا ترجمہ اور خورشید نیایش کی ہر سہ آیت
کا ترجمہ واحد ہی ہے اور دونوں کو ایک ہی فعل
میں استعمال کرتے ہیں اور دونوں کے یہاں سوتا اور
ساوتری آفتاب کا نام ہے - اس سے واضح
ہے کہ سندھیا خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں بلکہ سورج
کی پرستش ہے -
پنچ مہایجہ ودھی میں لکھا ہے کہ پانی وغیرہ سے جسم
کی طہارت حسد و کینہ وغیرہ ترک کرنے سے دل کی
پاکی کرنا چاہئے کیونکہ منوجی نے لکھا ہے کہ جسم
پانی سے دل سچ سے روح علم و عبادت سے عقل
عرفان سے پاک ہو جاتی ہے ادھیائے ۵ شلوک ۱۰۹
لیکن طریق و ادب طہارت کوئی نہیں بتایا وجہ
یہ کہ وید اس سے خالی ہیں -
اسی کے صفحہ ۱ میں ہے کہ سندھیا وغیرہ کو اکیلی
جگہ دل اور جسم کو پاک اور مطمئن کرکے ہر روز پڑھنا چاہئے
سندھیا سے نفع یہ ہوگا کہ حصول عرفان اور جسم و جان
کی صحت ہوگی اس سے جسم کو سرور اور آرام ملیگا -
اس سے واضح ہے کہ سندھیا صحت کا آلہ ہے
حفظ صحت کیلئے کرتے ہیں - فرض مذہبی نہیں -

فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا (المائدة) ترجمہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم جس وقت نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو دھولو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں اگر تم کو غسل کی حاجت ہے تو خوب نہا دھو کر پاک ہو لو۔

وضو اور طہارتِ بدن سے ظاہری غرض فقط حفظ صحت و امن خلایق و اکمال طہارت ہے۔

مجامعت اور احتلام کے وقت دوران خون کی حرکت کے سبب اکثر زہریلے مواد مسام کی راہ خارج ہوتے ہیں اور اُن سے بدن آلودہ رہنے کی وجہ سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جانیکا اندیشہ رہتا ہے اسواسطے غسل کی تاکید کی گئی اور بدن کا وہ حصہ (ہاتھ پاؤں اور منہ) کہ گرد اور ہوا کی زہریلے مادوں کے مقابل کھلا رہتا ہے اُسکے دھونے کی پانچ وقت ہدایت فرمائی تاکہ ان کا اثر دور ہو جائے اور پیشاب اور پاخانہ وغیرہ گندگی کہ بدن سے خارج ہوتی ہے اسے نواقض وضو سے قرار دیا اور عند الضرورت تیمم کی ہدایت فرمائی تاکہ بوجہ ضرورت کے وقت اسے کام میں لا سکے۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹۹ میں ہے کہ جو شخص سندھیا اور ہوم صبح و شام نکرے دوست لوگ انکو برہمنوں اور راجپوتوں کے جلسوں سے باہر کر دیں اور شودر سمجھیں۔

اس سے واضح ہے کہ سندھیا مذہبی فرض ہے گناہ اُتارنے کیلئے کرتے ہیں۔

بہر دو صورت آریوں کی زہے قسمت کہ جو بات گناہ دور کرنے اور صحت حاصل کرنیکے واسطے پرمیشور کو نہیں سوجھی تھی وہ پنڈت دیانند اور منو جی نے سوچ بچار کر لکھدی ہے آپکو دونو کا ممنون ہونا چاہئے۔

ظاہری اور باطنی طہارت کا بیان اور اوقات عبادت اور تعیین عبادت کا بیان ویدوں میں نہ پایا جانا ان کی تعلیم کے نقصان کی دلیل ہے۔

الحمد للہ کہ قرآن شریف میں ان دونو کا بیان موجود ہے ناظرین آیات ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ (بنی اسرائیل) کھڑا رکھ نماز کو سورج کے ڈھلنے سے۔

(۲) اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ (ہود رکوع) قایم رکھ نماز کو دن کے دونو کناروں پر اور تھوڑی سی رات سے یعنی صبح و عصر و مغرب و عشا کے وقت اور ظہر کا بیان آیت بالا میں گذرا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ (سورہ مدثر) او مخاطب تو اپنے کپڑے خوب پاک رکھ ظاہری باطنی ہر غلاظت و نجاست سے بچارہ اسلئے ہے کہ نمازی کی اور اُسکے پاس کھڑے ہونیوالے کی حفظ صحت اور حسن اخلاق اور حفظ امن میں فرق نہ آئے۔ لھسن۔ پیاز کھاکر مسجد میں جانے کی ممانعت اور خوشبو وغیرہ لگاکر آنے کی اجازت بھی اسی خیال سے ہے کہ لوگوں کو ایذا نہ پہونچے اور خیالات درست رہیں۔

سورہ اعراف میں ہے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ اے اولاد آدم تم لے لو رونق اپنی ہر نماز کے وقت۔ اس سے لباس یعنی ستر عورت شرط صلوٰۃ ثابت ہوتا ہے اس سے غرض ہے لوگوں کی نظروں سے زشت و زبوں بدن چھپانا اور اپنے آپ کو ظاہری تہذیب سے آراستہ و پیراستہ بنانا کہ عین تقویٰ و خاصان بارگاہ کا شیوہ ہے۔ اور یہ بھی ہے کہ جسنے انسان کو کپڑا وغیرہ ظاہری زینت اور داڑھی وغیرہ بال عطا کئے ہیں ان سب کو باقاعدہ بناکر مہذب بنکر اُسکے دربار میں حاضر ہونا تحدیث نعمت اور شکر میں داخل ہے کہ تیرے دئے ہوئے سمیت تیری جناب میں سربسجود ہیں بیدین عورتوں کا سا بناؤ سنگار کرنا باریک کپڑے پہننا نامحرموں کے روبرو آنا مستورات کیلئے قرآن سے ممنوع و حرام ہے۔ چنانچہ وارد ہے وَقَرْنَ

اِن کے علاوہ اور مقام میں ہے مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ الظَّھِیْرَۃِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ (النور رکوع ۷،) یہ آیت حجاب اور تستر کے بیان میں ہے اور ذکر در ذکر اس میں فجر کی اور عشار کی نماز کا اور اسکے وقت کا ذکر آگیا ہے۔ اسی طرح وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ (الروم) میں عشا اور ظہر کے وقت کا ذکر آگیا ہے۔

پس اہل اسلام حسب الارشاد رب العباد خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی نماز اسی کے بتائے ہوئے وقتوں میں بجالاتے ہیں اور آریہ بھائی انکی تقلید سے اپنا جی بہلاتے ہیں۔

سندھیا پدتی مؤلفہ رام ناتھ وغیرہ میں لکھا ہے کہ چار گھڑی کے تڑکے سے اُٹھ کر پہلے ضروری حاجتوں سے فارغ ہووے۔ بدن پر میٹھے تیل کی مالش کرے ڈنڈ پیلے میٹھکیں بیٹھے پھر جنگل وغیرہ میں جاکر چُپ چاپ سندھیا پڑھے۔

اس سے واضح ہے کہ سندھیا کشتی کا نام ہے کہ اس سے پہلے مقدمہ مذکورہ باندھا جاتا ہے۔

سنسکار ودھی صہ ۱۶۹ میں ہے کہ عورت و مرد ہمیشہ رات کے دس بجے سویا کریں اور چار بجے سے اُٹھکر اول پرمیشور کو یاد کریں دھرم ارتھ سوچیں۔ جسم و جان کی حفاظت کیلئے بوٹیاں ہیئیں۔ اور

فِی بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی
(احزاب ۴) ترجمہ اے بی بیو بیٹھی رہو اپنے
گھروں میں اور پہلی جاہلیت کا سا ہار سنگار نہ کرو۔
قربان اُس سرورِ دین ختم المرسلین کی بیدار مغزی
پر جسنے اپنی اُمت کو لباس تقویٰ پہننے اور بدنظری
وغیرہ مقدمات زنا اور زنا سے بچنے کا حکم دیا اور
فرمایا کہ صَلٰوۃُ الْمَرْأَۃِ فِیْ بَیْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ
صَلٰوتِهَا فِیْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِیْ مَخْدَعِهَا
اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِیْ بَیْتِهَا۔ کہ عورت کی نماز
دالان میں افضل ہے انگنائی کی نماز سے اور کوٹھڑی
میں افضل ہے دالان میں پڑھنے سے۔ اور فرمایا
اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا
الشَّیْطَانُ مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۱ عورت پردہ میں
رہنے کے قابل ہے جب گھر سے نکلے اُس کو شیطان
گمراہ کرتا اور دوسروں کی گمراہی کا سبب بناتا ہے
اگر کسی ضرورت کیلئے نکلے تو بحکم آیہ شریفہ یُدْنِیْنَ
عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ (احزاب) سر سے پاؤں
تک چادر اوڑھ لے۔ اسلئے کہ پردہ کا پردہ اور
شریر لوگوں کی شرارتوں سے بچنے کی عمدہ تدبیر ہے۔
فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
ترجمہ سو پھیرو تم اپنا مُنہ حرمت والی مسجد کی طرف۔
اس سے روبقبلہ ہونا شرط نماز ثابت ہوتا ہے
اسکے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے دل کو ہر جہت سے ہٹا کر

پراتر اگنی پراتر اندر ہوا ہے وغیرہ منتروں کا جپ
کریں بعد ازاں مسواک کریں ہاتھ مُنہ دھوئیں۔
اِس سے بنا ہاتھ مُنہ دھوئے علی الصبح حفظ
صحت کیلئے دوا درمل کھانا بوٹی پینا اور ویدوں
کے منتر پڑھنا ثابت ہی جب یہ منتروں کو بنا ہاتھ مُنہ
دھوئے پڑھ لیا تو سندھیا کے پڑھ لینے میں کیا قباحت
ہے کہ اسکے واسطے ہاتھ مُنہ دھوئے یا کُلّا کرے۔
سنسکار ودھی صـ ۱۷ میں لکھا ہے کہ کوس ڈیڑھ
کوس پر جنگل میں جاکر جوگ کے طریق سے اُپاسنا
کرے۔
ناظرین اُپ کے معنے مختصر آسن بیٹھنا۔ اس سے بنا
اُپاسنا اسکے معنی ہوئے مختصر بیٹھنا۔ اس سے مراد
مراقبہ اور کسی سے دل باندھنا ہی عبادت مقررہ نہیں۔
اول تو جنگل کو آنے جانیکی وقت اور صبح و شام
دو ہی برکت کے وقت ہوتے ہیں انہیں میں سب کے تالا
بند خانہ ویرانی شریر لوگ اسی بہانے جنگل میں منگل
اور آبادی میں دنگل بنائینگے اور کثرت ہجوم کے سبب
جنگل بھی آباد ہو جائیگا پھر تنہائی اور تخلیہ کہاں۔
وہاں تو ہر طرف جوکیاں ہی جوکیاں یا گھاس کے
بستر ہی بستر ہونگے۔ اور اُن پر زن و مرد سر و پا
برہنہ عضو عضو کو چھوتے اور چھینٹے وغیرہ دیتے
ہی نظر آئینگے۔
منو ادھیائے ۲ شلوک ۵ ۷ میں لکھا ہے کہ پورب

اپنے معبود حقیقی میں لگاوے کعبۃ اللہ کو قبلہ گردانتا
اہل ہدایت کی نشانی ہے اور یہ اتمام حجت کیلئے
اللہ کی طرف سے مقرر ہے اگرچہ بے نصیب لوگوں
پر شاق گزرتا ہے کیونکہ انہیں تو اپنے مفروضہ قبلوں
آگ پانی سورج ویدی وغیرہ کی طرف رُخ کرکے پوجا
کرنا آسان ہے اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے
کعبۃ اللہ کو قبلہ گردانتا وبال جان ہے جو کہ ان کی
یک جہتی واتحاد پر دال ہے -

چونکہ اعمال کا مدار نیت پر ہے اور نیت کا دل پر اور
بدون نیت کے کوئی کام ٹھیک نہیں ہوتا اسلئے عبادت
کے وقت نیت کا خالص ہونا بھی شرط ہے قرآن
شریف میں وارد ہے - وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ - ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ - (پارہ آخر)

ہم دیکھتے ہیں کہ ہر شے کے لئے وقت مقرر ہے اور کوئی
چیز وقت مقرر کے بغیر نہیں ہوتی مثلاً سردی سردی
کے اور گرمی گرمی کے موسم میں آتی ہے اور سردی کے
روکنے کی سردی میں تدبیریں کی جاتی ہیں علیٰ ہذا ہر موسمی
چیز موسم پر ہی بوئی جاتی ہے - بے موسم اور بے وقت
کچھ ہوتا ہی نہیں - اس سے ہویدا ہے کہ وقت کو بھی
ہر کام میں دخل اور کسی خاص وجہ سے کوئی خصوصیت
ضروری ہے - اسلئے حکیم مطلق نے آٹھ پہر میں نماز
کے لئے پانچ وقت مقرر کئے - اور فرمایا

کی طرف مُنہ کرکے سندھیا پڑھے اور دیانندجی نے
سنسکار ودھی صـ۱۷۱ میں لکھا ہے کہ صاف جگہہ
پاک مکان میں جدھر کی ہوا ہو اُدھر رُخ کرکے بیٹھے
اور پنڈت صاحب موصوف نے پانی پر بیٹھکر پڑھنے
کا حکم بھی دیا ہے -

اس سے استقرار جہت ثابت ہے آریہ صاحبان مختار
ہیں چاہے پانی کو چاہے ہوا کو چاہے سورج کو
قبلہ گردانیں اور سندھیا پڑھیں اور درباب قبلہ
مسلمانوں پر اعتراض کرنا چھوڑ دیں کیونکہ وہ
کعبۃ اللہ کی نماز نہیں پڑھتے بلکہ نماز تو خدا کی پڑھتے
ہیں اور کعبہ کو قبلہ گردانتے ہیں جیسا کہ سندھیا خواں
سورج کی سندھیا پڑھتے ہیں اور ہوا اور پانی کو
قبلہ گردانتے ہیں -

سنسکار ودھی صـ۱۷ میں ہے کہ گھڑی آدہ گھڑی
دن چڑھنے کے بعد گھر میں آکر سندھیا اُپاسن کرے
اور ستیارتھ پرکاش صـ۴۰ میں لکھا ہے کہ گھاس یا
چوکی پر بیٹھکر سندھیا پڑھے -

یہاں اتنی کسر باقی رہ گئی اور پنڈت جی جون بدل گئے
اور یہ نہیں بتا گئے کہ اگر گھر کے دس آدمی ہوں تو
کیا ہری ہری گھاس کی دس گٹھڑیاں جدی جدی
لیں یا سوکھی گھاس یا ایک ہی گٹھڑی سب کو کافی
ہوگی اور دسوں چوکیاں اپنے اپنے سر پر لیکر جایا
کریں یا گاڑی پر لاد کر یا دسوں ایک بڑے تخت پر

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ کہ نماز مومنوں پر فرض وقتی ہی اوقات نماز کا بیان بالاجمال آیات بالا سے ہویدا ہے۔
وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (سیقول) تم اللہ تعالیٰ کے روبرو سچے فرمانبردار بنکر کھڑے ہوجاؤ اِس سے قیام عبادت کا رکن ثابت ہوتا ہے اور یہ بندے کی فرمانبردار ہونے کی نشانی ہے کہ حکم سنتے ہی کھڑا ہوگیا۔ اس سے یہ غرض ہے کہ دل لغو حرکت اور بُرے خیالوں سے رُکے اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم و بندگی میں اپنی انکساری کے ساتھ ٹھہرے اور آدمی قیامت کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہونا اور چھپی باتوں کا اظہار یاد کرے۔

اگلے نبیوں کی اُمتیں اکثر قیام پر ہی اکتفا کرتی تھیں ہندوستان کے ہزاروں برہمن کھڑے ہوکر تپ کیا کرتے تھے اسلئے قیام عبادت کا رکن ہر مذہب اور ملت کی پابند کو تسلیم ہے محل اعتراض نہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۃ الحج) ترجمہ ای مومنو جھک جاؤ تم اللہ تعالیٰ کے روبرو اور مُنہ کے بل زمین پر گر پڑو اور اپنے پالن ہار کو پوجو اور عام طور پر بھلائی کرو تاکہ تمہاری نجات ہو۔ اس سے رکوع اور سجدہ عبادت کے رکن ثابت ہوتے ہیں رکوع اور

ایک دوسرے کے سامنے سر و سینہ کھول کر پڑھیں اور بال بچے دار بچوں کی حفاظت کرے تو سندھیا ترک ہو اور شودر بنے۔ اگر سندھیا کرے تو ان کی حفاظت کون کرے اگر سب کو ساتھ لے تو تخلیہ کہاں۔
اُسی کے صفحہ ۱۷۰ و ۱۷۱ میں ہے کہ سندھیا شروع کرنے کیلئے اوّل دکشن ہاتھ میں پانی لیکر اوم آمر تو پس ترن مسی سُواہا منتر پڑھے اور چند قطرے پانی حلق سے نیچے اُتارے پھر اوم امرتاپی دھان مسی سُواہا پڑھکر چند قطرے پانی حلق سے نیچے اُتارے پھر اوم ستیم یشہ شریر منتی شریہ شریتام سُواہا پڑھکر پانی کے چند قطرے حلق سے نیچے اُتارے۔
(یہ آچمن کے تین منتر ہیں اسکے بجالانے سے سندھیا شروع ہوگئی۔ اس پانی کو برہمن سینے تک چھتری حلقوم تک ویش زبان کی جڑ تک اُتارے۔ (آئین اکبری)
پھر دونوں ہاتھ دھووے اور کان آنکھ اور نتھنے تازہ پانی سے الگ الگ چھوئے پھر لفظ اوم کہکر باختیار خود سانس کو روکے اور اندر باہر جانی دے اس عمل کا نام پرانایام ہے اس سے بڑے بڑے فوائد حاصل کئے جاتے ہیں پھر اوم شنو دیوی ربھشٹے آپو بھونتو منتر پڑھکر تین آچمن اس طرح کرے (کہ پانی دو تین قطروں سے زیادہ نہو اور لب زیریں کلائی کی جانب اور لب بالا انگلیوں کی طرف آوے اور سانس کے زور سے پانی کو حلق [illegible] ہے۔

سجدہ کے معنی ہیں بدن سے فروتنی کرنا اور جھک جانا۔ دل کی فروتنی ان سے اصلی مقصود ہے۔

بہترین اعضا سر اور مُنہ کو سب سے ذلیل و خوار زمین پر رکھنے کا حکم اسواسطے دیا کہ انسان اپنی اصل پہچانے کہ خاک ہے اور یقین جانے کہ پھر بھی خاک ہی میں ملنا اور خاک ہی سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (سورہ طٰہٰ) اسپر شاہد ہے۔ **ترجمہ** اسی مٹی سے ہمنے تمہیں پیدا کیا پھر اسی میں تمکو لوٹا دینگے پھر اسی سے دوسری مرتبہ نکالینگے۔

جو لوگ نماز میں دل کی جمعیت اور طمانینت عجز و تذلل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اُنکی نجات پانے میں شک نہیں کہ قرآن شریف میں وارد ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (پ۱۸ کا شروع) جو لوگ اس میں کوتاہی کرتے یا کوے کی سی ٹھونگیں مار کر چلدیتے ہیں ہمارے پیارے ہادی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بہت بُرے بندے اور چور کہا انکی طرف اللہ تعالیٰ بنظر رحمت نہیں دیکھتا انکی عبادت نامقبول اور انکے بے ایمان ہو کر مرنے کا اندیشہ ہے کہ بندہ ہو کر بندگی سے جی چُراتے اور اعراض کرتے ہیں (مشکوۃ باب رکوع)

سُستی و تکاہل کو قرآن شریف نے نفاق کی نشانی

استیارتھ پرکاش صفحہ ۴۴) پھر اندری سپرش کرے۔ منتر کا **ترجمہ** یہ کہ آپو دیوی ہمارے لئے سود مند ہو اور ہمارے یجمان کیلئے بھی خوشی کا مینہ برساوے برھم بھاشیہ صفحہ ۱۳۷۴۔ آریے آپو دیوی کو پرمیشور سے تعبیر کرتے ہیں اور ہندو اسکے معنی منور پانی کی لیتے ہیں۔ پنچ مہایجیہ ودھی صفحہ ۳ میں اسکے خلاف یوں لکھا ہی کہ شروع میں کُس گھاس کے تنکے سے یا ہاتھ سے اپنی آنکھوں پر پانی کے چھینٹے دے۔ پھر پرانایام کم از کم تین بار کرے۔ پھر مُنہ سے اوم بھُو بھُوہ سُوہ تت سوِتر وریَنیم بھرگو دیوسے دھی مہی دھیو یو نہ پرچود یات ایک بار پڑھے اور اس کے ساتھ ساتھ ہاتھوں سے سر کی چوٹی کو گرہ دے۔ (اس فعل کا نام گرہ کرم ہے)۔ بعد ازاں اوم شنو دیوی منتر الخ بطریق مذکور پڑھے۔ پھر اندری سپرش کرے۔ اس اختلاف سے واضح ہے کہ یہ سندھیا خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی اور رشیوں کی کر کے دکھلائی ہوئی اور قدیم رشیوں سے منقول فرمائی ہوئی نہیں۔ بلکہ دیانند جی کی ایجاد اور اسی مثل کی مصداق ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد اور منتروں کی ساتھ حرکات کا مرکب ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ مذکورہ بالا منتر مع حرکات سندھیا کے ارکان ہیں۔ سندھیا سے باہر اور سندھیا خواں کے اختیاری افعال نہیں۔ بلکہ واجب العمل اعمال ہیں اگرچہ ایک اعجوبہ پرستی کی قسم

بتایا چنانچہ وارد ہے اِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی (سورہ نسا) جب وہ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو ہارے جی سے ہوتے ہیں نماز میں بار بار سُرین ہلانا اُٹھنا بیٹھنا وغیرہ حرکات مفسدات نماز ہیں۔ جو لوگ سندھیا والوں کی طرح چوٹی میں گرہ دیتے ہیں یا اپنے اعضاؤں کو بار بار چھوتے رہتے ہیں اُنکی عبادت میں نقصان آتا ہے اسلئے کہ دل کی جمعیت اور یکجہتی نہیں رہتی اور عبادت سے ہٹ کر دھیان اعضا اور چوٹیا کی طرف چلا جاتا ہے اور نمازی کہ نماز میں رکوع سجود وغیرہ کو اپنے اپنے محل پر بجالاتے ہیں عبادت کو کامل اور پورا فرماتے ہیں اسلئے کہ قیام میں قراءت حضور قلب اور دل کی جمعیت حاصل کرنے کے لئے ہے اسکے بعد رکوع۔ رکوع کے بعد سجدہ نُورٌ علیٰ نور اسلئے مقرر ہے کہ دل کی جمعیت اور خشوع و خضوع میں ترقی ہو۔ کیونکہ وہ جسقدر قیام میں ہوتی ہے اُس سے بڑھکر رکوع میں اور رکوع سے بڑھکر سجدے میں پائی جاتی ہے اور سجدے سے زیادہ کوئی عاجزی و انکساری کا درجہ ہی نہیں مگر معاند اور منکر لوگ اس سے محروم ہیں چنانچہ انہیں ایک ٹانگ پر کھڑے رہنا یا ہاتھ پیر کا سُکھا دینا یا کسی عضو کا بیکار کر ڈالنا اور پالتھی مار کر سورج وغیرہ کا دھیان باندھنا تو آسان ہے پر اللہ تعالیٰ کے روبرو جُھکنا نماز پڑھنا وبال جان ہے

سے ہیں اور اُنکا ارتکاب فعل عبث ہے پنڈت دیانند کا ان حرکات پر فلسفیانہ رائیں لگانا عوام کو بہکانا ہے کار آمد نہیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ پانی کا چھینٹا آلکس دور کرنے کے لئے ہے اگر آلکس نہو تو کوئی ضرورت نہیں۔ چوٹی کو گرہ دینا انتشار کے باعث ہی اگر بال نہ بکھریں تو کوئی ضرورت نہیں۔

اس لئے کہ اوّل تو جب نہان اسنان کر کے دو تین کوس چلکر ڈنڈ مگدر سے درست ہو کر سندھیا کرنے بیٹھا ہے تو فی الفور آلکس کے آجانے کی کیا معنے پھر ایک دفعہ نہیں بلکہ تمام سندھیا میں تین چار دفعہ کیا جاتا ہے تو کیا دو دو منٹ کے بعد غفلت مار جاتی ہے اور ایسی غفلت پر بھی پتھر پڑیں کہ جو پانچ منٹ بھی آنکھیں کھلی نہ رہنے دے۔

اگر بالوں کے بکھرنے کی وجہ سے گرہ ہوتی تو مونڈھ لیں کو دیتے تاکہ آچمن اور مارجن کے وقت مخل نہوں یا قبل از سندھیا انسداد ہوتا اور جبکہ خاص منتر کے ساتھ وابستہ کر کے گرہ دی جاتی ہے تو صاف روشن ہے کہ وہ عمل میں داخل ہے بغرض انتشار نہیں۔

ویسے ہی آچمن بھی کف دور کرنیکے واسطے نہیں کیا جاتا بلکہ منتر پڑھ پڑھ کر کرتے اور کئی کئی بار کرنے سے واضح ہے کہ وہ سندھیا کا خاص رکن ہے اور

قرآن شریف اُنکے اس مطلق بہل کی خبر دیتا ہی وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ ارْکَعُوْا لَا یَرْکَعُوْنَ دوسرے مقام میں ہے اَنْ لَا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ (سورہ عمل) **ترجمہ** جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم اللہ کے سامنے جُھک جاؤ تو وہ جُھکتے نہیں اور جانے کیا بات ہے وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو سجدہ نہیں کرتے جو نکالتا ہی چھپی چیز آسمانوں میں اور جانتا ہے اس کو کہ تم ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو۔

الغرض سجدہ اور رکوع سے تکبر کی کمر اور غرور کا سر ٹوٹتا ہے اور اُنکے بجالانے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی اور بندے کی بیکسی اور بے بسی ثابت ہوتی ہے اسیواسطے وہ نزول رحمت اور حصول قربِ الٰہی کا باعث اور قبولیتِ اجابت کا محل ہے قرآن شریف میں ہے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سجدہ کر اور حضوری لے۔ سجدے کے بجالانیوالے کو نمازی اسیواسطے کہتے ہیں کہ اُس میں غرور و تکبر بالکل نہیں ہوتا اور نماز و نیاز بجالاتے لاتے اسی صفت سے موصوف ہوجاتا ہے۔ اور خوبی قسمت سے نماز کی بدولت اسکے بگڑے کام بھی درست ہوجاتے ہیں

سر نوشتِ دا ز گردن ما است بیسازد نماز

چوٹی کے بالوں کی حفاظت سے اپنی ذات کی حفاظت مقصود ہے کہ مبادا سندھیا خواں کو اوپر سے اوپر کوئی راکشش اُٹھا کر لے جائے یا چوٹی پکڑ کر اِدھر اُدھر پھینکدے۔

ویسے ہی جبس دم اور اوم باہم پیوستہ ہیں ایک کی ترک سے دوسرے کا ابطال لازم ہے پنڈت صاحب خواہ نخواہ خلاف عقل مضامین کو چھپلاتے اور اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے یاروں کے جی بہلاتے ہیں بالفرض سب کو کھانسی مار گئی ہے تو بجائے پانی سٹکنے کے گرہی مالٹ سیرپ کا استعمال فرمائیں یا حب سعال بنا کر آریوں کے مُنہ میں رکھائیں تاکہ مرض کا بھی ستیا ناس جائے اور سندھیا میں بھی فرق نہ آئے اور توجیہ و تاویل تراشنے کی ضرورت نہ پڑے۔

پھر ذیل کے منتر پڑھے اور جس عضو کا نام مُنہ سے نکالے اسی کو بیچ کی اُنگلی اور اسکے ساتھ والی سے تر کر کے چھوئے۔

اوم واک[1] واک **ترجمہ** اوم لفظ۔
اوم پرانہ[2] پرانہ " اوم سانس سانس۔
اوم چکشو[3] چکشو " اوم آنکھ آنکھ۔

[1] اس سے دائیاں بائیاں کلا چھوئے۔
[2] اس سے دائیاں بائیاں نتھنا " ۔
[3] اس سے دونوں آنکھیں "

نقشِ معکوس نگیں از سجدہ دیگر دو درست

انسان جس وقت نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اسکے دِل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ میں بادشاہِ حقیقی کے دربار میں حاضر ہوں میری قلبی قساوت اور باطنی کثافت کے سبب وہ نظر نہیں آتا لیکن میری کوئی حالت اور حرکت اس سے پوشیدہ نہیں۔

تکبیر کے وقت کانوں پر ہاتھ دھرنے سے غرض ہے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اقراری ہونا کہ میں اَلدُّنیا وَمَا فِیْھَا سے دستبردار اور بیزار ہو کر تیری جناب میں بندگانہ حاضر ہوں اب تیری عبادت کے سوا مجھے کسی کام سے سروکار نہیں۔

لفظ اللہ اکبر کہنے سے اسکی غرض ہے اللہ تعالیٰ کی بڑائی ظاہر کرنا اور تمام دنیاوی اعمال اور کلام کو اپنے پر حرام کرنا اسی واسطے اسکا نام تکبیر تحریمہ ہے اسکے معنی ہیں اللہ تعالیٰ سب طرح کی بڑائی اور برتری والا وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اس باب میں وارد ہے۔

ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا دل کے ادب کا اظہار اور اپنے بندہ ہونے اور خدا تعالیٰ کے مالک ہونے کی دلیل ہے۔

پھر دست بستہ کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کرتا ہے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ

اوم شروترم شروترم [1] ترجمہ اوم کان کان۔

اوم ناکبھی [2] " اوم ناف۔

اوم ہردیم [3] " اوم دل۔

اوم کنٹھہ [4] " اوم گردن۔

اوم شرہ [5] " اوم سر۔

اوم باہو بھیام یشو بلم [6] " اوم دونو بازو بلحاظ جس اور بل

اوم کرتل کرپرسٹے [7] " اوم ہتھیلی کا اندر اور باہر

بعد ازاں ذیل کے منتر پڑھے اور جس عضو کا نام زبان سے نکالے پھر اُسی پر گھاس کے تنکوں سے یا اُنگلی کے اگلے پوروں سے چھینٹا دے۔

ترجمہ	منتر
اوم بھوہ میرے سر کا محافظ ہو جیو	اوم بھوہ پناتو شرسی [8]
اوم بھوہ میری آنکھوں کا "	اوم بھوہ پناتو نیتر یوہ [9]
اوم سوہ میری گردن کا "	اوم سوہ پناتو کنٹھے [10]

[1] اس سے دونوں کان چھوئے۔

[2] اس سے ناف " ۔

[3] اس سے دِل " ۔

[4] اس سے گردن " ۔

[5] اس سے سر " ۔

[6] اس سے دونو بازو " ۔

[7] اس سے دونو ہتھیلیاں " ۔

[8] اس سے سر پر۔ [9] اس سے آنکھوں پر۔

[10] اس سے گردن پر چھینٹا دے۔

مَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (انعام رکوع ۲۰ و ۵)
میرا رُخ اللہ کی طرف ہے جسنے آسمانوں اور زمین کو آشکارا کیا بندگانہ نہیں ہوں شریک لانے والا میری بدنی اور مالی اور مشترک بینہما عبادت میرا جینا میرا مرنا سب اللہ رب العٰلمین کے لئے ہے اسکا کوئی شریک نہیں میں اسی پر مامور اور سچا فرمانبردار ہوں سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ میں تجھے پاک یاد کرتا ہوں اے اللہ تیرا نام برکت والا ہے اور بہت بلند ہے بزرگی تیری۔ نہیں کوئی پرستش کے قابل تیرے سوا۔ آنحضرت صلعم اسکی جگہ کبھی دوسری دعائیں اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ وغیرہ پڑھا کرتے تھے جو کہ سب کی سب بندہ کے پوجاری اور بندہ اور خدا تعالیٰ کے معبود اور مالک ہونے پر دال ہیں۔ ان دعاؤں کے بعد بندہ گانہ عرض کرتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان راندے گئے سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھے لغزش نہ دے اور مخل عبادت نہ ہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب تعریفیں معبود حقیقی کل عالموں کے پروردگار کو شایاں ہیں اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بے محنت اور بن مانگے دینے والا محنت کرنیوالوں اور مانگنے

منتر	ترجمہ
[1] اوم مہ پناتو ہردے	اوم مہ میرے دل کا نگہبان ہووے
[2] اوم جنہ پناتو نابھیام	اوم جنہ میری ناف کا 〃
[3] اوم تپہ پناتو پنش شرسی	پھر اوم ست میرے سر کا 〃
[4] اوم کھم برھم پناتو سرو تر	اوم کھم برہم مجھ سب کے سب کا 〃

بعدازاں پرانایام بدستور مسطور کرتا جاوے اور منہ سے ذیل کے منتر پڑھتا جاوے۔ کم سے کم تین بار اور زیادہ سے زیادہ اکیس بار پڑھے۔ اوم بھوہ اوم بھولوک (کرہ زمین) اوم بھُوَہ۔ اوم بھُوَہ لوک (کرہ آسمان) اوم سُوَہ۔ سُوَہ لوک (کرہ سورگ) اوم مہ۔ مہ لوک (کرہ مہا یعنی فلک الافلاک) اوم جنہ (جن لوک) اوم تپہ۔ تپ لوک۔ اوم ستیم۔ ستیہ لوک (جن لوک۔ تپہ لوک۔ ستیہ لوک بھی تین کرے ہیں)

ناظرین سات ہی ولائتیں ہیں اور سات ہی کُرے ہے اور سات ہی سیارے ہیں اور ایک ایک کرہ اور ایک ایک سیارہ ایک ایک ولائت سے منسوب ہے۔ اور اس پرانایام کے منتر بھی سات ہی ہیں اور ہر ایک منتر ان ہر ایک سے پیوستہ ہے اسواسطے ۲۱ بار پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے سندھیا خواں ساتوں کرہوں کو پکار کر ساتوں کرہوں سے

[1] اس سے سینے پر [2] اس سے ناف پر [3] اس سے سر پر [4] اس سے تمام بدن پر چھینٹا دیوے۔

والوں پر احسان کرنے والا مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ انصاف کے وقت کا مالک إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اے اللہ ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ تو ہمیں سیدھی راہ چلا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اُن لوگوں کی راہ کہ جنپر ترا انعام ہے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ نہ اُنکی راہ کہ جنپر ترا غصہ ہے وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور نہ گمراہوں کی راہ اٰمِيْنَ یا اللہ قبول کر دعا میری۔

فائدہ اس مناجات کا پڑھنا حدیث قدسی سے ثابت ہے قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَئَلَ اسکا نام نماز اسلئے فرمایا کہ بغیر اسکے نماز نہیں ہوتی حدیث صحیح میں ہے کہ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ پھر حسب فرمان خدا تعالےٰ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا نہایت نرمی اور آہستگی سے قرآن شریف کی چند آیات پڑھتا ہے کہ خوف و رجا میں ترقی ہو کبھی سورہ اخلاص پر بس کرتا ہے کہ وہ سراسر صفت رحمان ہے جو اسکو دوست رکھے اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے اور وہ یہ ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ او مطلب کہہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے کسی کو نہیں جنتا اور نہ کسی کا جنا ہے اور نہ کوئی اُسکا رشتہ دار ہے۔

امید رکھتا ہے کہ وہ اسکی حفاظت کریں اور ساتوں ولایت اور اُنکے باشندے اسکے مطیع ہو جاویں اور وہ ان منتروں کے زور سے اگر چاہے تو ساتوں ولایت سات سیارے ساتوں گرہے اپنے قابو میں لا سکتا ہے یہ وجہ ہے اس پرانایام کے کرنے کی۔

پنڈت دیانند گرہوں کو نہیں مانتا وہ کہتا ہے کہ بھوہ بھوہ وغیرہ پرمیشور کے نام ہیں لیکن اُسکا یہ دعویٰ زبانی ہی زبانی ہے کسی لغت کی کتاب سے یا ویدوں کی پُرانی تفسیر سے بہم نہیں پہونچ سکتا نیز منتر کے ساتھ لفظ اوم بغرض تفخیم ہے تاکہ حبس دم باسانی ہووے خدا کا نام اور حرف تعظیم نہیں اور نہ کان ناک وغیرہ اشیاء ہی معظم تر ہیں کہ اوم کہکر پکاری جاویں اور پرمیشور بھی اندھا نہیں کہ اسکو ٹٹول ٹٹول کر دکھانے کی ضرورت ہو بلکہ مطلب صاف اور آسان ہے کہ سندھیا خواں آواز بھر کر کہتا ہے کہ اوم فلاں کرہ میرے فلاں عضو کی حفاظت کرے وجہ یہ کہ وہ عضو اُس سے منسوب ہے اسیواسطے وہی اعضاء ر. کے نام لیتا ہے کہ جو ان گرہوں سے منسوب ہیں باقی رہے اعضاء رئیسہ وہ کسی سے منسوب نہیں اسواسطے وہ ان میں سے کسی کی خیر بھی نہیں مناتا بعد ازاں اگھ مرشن کے تین منتر اوم رتنچ ستنچا بھدہات وغیرہ پڑھے کیونکہ ان کو بھی تینوں لوکوں اور تینوں کال سے تعلق ہے اور اسکو بھی ان میں

پھر کمال تعظیم سے رکوع میں جاتا اور باادب جُھک کر عرض کرتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہ پاک ہے میرا پروردگار ہر قسم کی عظمت والا اور زبان حال سے کہتا ہے یا اللہ تیری اطاعت اور حاضری میں یہ بندہ پہلے دست بستہ کھڑا تھا اب پشت خمیدہ حاضر ہے پھر سیدھا کھڑا ہو کر حالت قومہ میں عرض کرتا ہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ترجمہ اللہ سنتا ہے یعنی قبول کرتا ہے جو اسکی حمد وثنا کہے اور میرے پالنے والے تیرے لئے مخصوص ہے سب تعریف اور حمد کثرت والی پاکیزہ تر بابرکت۔

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر یعنی خدا تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہوا زمین عجز پر گر کر نیازمندانہ بول اُٹھتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ترجمہ پاک ہے میرا پروردگار سب طرح کی بلندی اور برتری والا۔ اُسکے عضو عضو سے اسوقت یہی صدا آتی ہے کہ ؎

گر کشی ور جرم بخشی رُو بسر بر آستانم
بندہ را فرماں نباشد ہر چہ فرمائی برانم

پھر باادب بیٹھکر عرض کرتا ہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ یا اللہ مجھے بخشدے اور مجھ پر بخشش کر مجھے عافیت بخش میرے مرتبے بلند کر اور میری رہبری کر مجھے روزی دے میری سب طرح

اوقات بسر کرنا ہے اگرچہ یہ منتر وید کے ہیں پر ویدوں نے انکو اس محل پر پڑھنے کی اجازت نہیں دی سندھیا کے مجوز نے حفاظت کی غرض سے ان کو بھی سندھیا کے حصہ میں لے لیا ہے۔

اگر معافی گناہاں کیلئے پڑھتے ہیں تو غلط کیونکہ پرمیشور معافی دینا جانتا ہی نہیں اور یہ اسکے عدل کے خلاف بھی ہے کہ گنہگار کو جون بھگتائے بغیر چھوڑ دے۔ پس اس امید پر یہ منتر تو درکنار سرے سے سندھیا پڑھنا ہی فضول ہے۔

سنسکار ودھی صفحہ ۱۷۳ میں ہے پھر اوم شنو دیوی منتر بدستور مذکور پڑھکر تین کلیاں کرے تاکہ منہ صفا ہو کر ماکے منتر پڑھنے کے قابل ہوجائے اور وہ کیا ہے شش جہت کے مالکوں اور محافظوں سے مدد طلبی اور حفاظت اور اعانت خواہی ہے۔ کیونکہ جب گرہوں کو پکارا سیاروں کو دعوت دی پانی سے التجا کی تو جہات بھی آخر چھ ہیں اور چھ طرف سے گھیرے ہوئے ہیں ممکن نہیں کہ بنا پوجے خالی ہاتھ چھوڑیں۔ پس ان کی جانب متوجہ ہو کر انکے مالکوں کی ستائش کرتا سر اپا گاتا ہوا التجی ہوتا ہے اور صدق دل سے اپنے تن بدن کی حفاظت چاہتا ہے۔ ان جہات اور انکے مالکوں کے اسما اور منتر یہ ہیں۔

اصلاح کر پھر دوبارہ سجدہ میں گر کر تسبیح کرتا ہے اور ان تسبیحوں کا پڑھنا آیہ شریفہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ سے ثابت ہے۔

نماز بمنزلہ معراج ہے نماز کے وقت نمازی اور اللہ تعالیٰ کے درمیان فصل مطلق نہیں ہوتا اسلئے باادب بیٹھکر التحیات پڑھتا ہے کہ وہ شب معراج کا تذکرہ ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ عالی میں قرب حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسوقت دوست دوست کے پاس آتا ہے تحفہ لاتا ہے بنابر رسم احباب تو میرے حضور کیا لایا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّیِّبَاتُ ترجمہ سب تحفے اور دعائیں بدنی و مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہی مخصوص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سلام ہو جیو تجھپر اے نبی اور رحمت اور برکتیں اسکے جواب میں آنسرور دین نے اپنی اُمت کے جملہ صالحین کو شامل کرکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ ترجمہ ہمپر اور اللہ تعالیٰ کے صالحین بندوں پر سلام ہو جیو۔ یہ بات جو ملائکہ مقربین نے سُنی تو ہر ایک اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اور آپکی رسالت کا کلمہ بول اُٹھا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ

نام جہت	ترجمہ	نام مالک جہت	نام منتر
پراچی	پورب	اگنی	پراچی دگ اگنی
دکشنا	دکھن	اندر	دکشنا دگ اندرو
پرتی چی	پچھم	وَرُونہ	پرتی چی دگ ورونو
اُدِی چی	اُتر	سوم	ادی چی دگ سومو
دھرووا	تحت	وشنو	دھروادگ وشنو
اُوردھوا	فوق	برہسپتی	اودھوادگ برہسپتی

منتر اول میں پورب کی سمت کے مالک و محافظ کو یاد کرتا ہے جسکا بان ہتھیار سورج کی کرنوں کی مانند تیز اور جلدی پہونچنے والا ہے بدکرداروں کی گوشمالی کرتا ہی اور ہم سب کا محافظ ہی اسکو ہم نمسکار کرتے ہیں۔

منتر۲ میں دکھن کی سمت کی مالک و محافظ اندر کو سلام کرتے ہیں کہ وہ انکے دشمنوں کو مارتا اور بچھو وغیرہ کیڑوں مکوڑوں اور چھوٹے چھوٹے موذی جانوروں سے انکی حفاظت کرتا ہے۔

منتر۳ میں پچھم کے بادشاہ سب سے افضل ورون دیوتا کو کہ وہ بڑے بڑے سانپوں اور اژدہاؤں سے اُنہیں بچاتا ہے اور راچھسوں کو مارتا ہے دوستانہ نمسکار کرتے ہیں۔

منتر۴ میں سمت شمال کے مالک اور نگہبان سوم دیوتا کو نمستے کرتے ہیں جسکا تیر بجلی کی مانند دشمنوں پر گرتا ہے منتر۵ میں نیچے کی سمت کے مالک اور محافظ وشنو جی کو کہ وہ ان سے دوستانہ برتاؤ برتتا اور اُنکے دشمنوں کو ہلاک

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ میں گواہی دیتا
ہوں یہ کہ کوئی نہیں معبود مگر اللہ اور یہ کہ حضرت محمد اللہ
تعالیٰ کے بندے اور پیغمبر ہیں ۔ پس التحیات کیا ہے
اسم بامسمّٰی تحفہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں
نماز میں پیش کرتا ہے اور جس طرح قرب کے وقت آنحضرت
صلعم نے اپنی اُمّت کو یاد کیا تھا اسی طرح اس
روحانی سفر میں عین حضوری کے وقت میں اُمّت
بھی اُس مخبر صادق پر درود شریف پڑھتی ہے کہ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ترجمہ اے اللہ رحمت بھیج
حضرت محمد پر اور اُنکی آل پر اور عظمت دے انکو
جیساکہ عظمت دی تو نے حضرت ابراہیم کو اور اُنکی
آل کو تحقیق تو ہی ہے سراہا گیا بزرگی والا اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ اے اللہ برکت دے حضرت محمد کو اور اُنکی
آل کو جیساکہ برکت دی تو نے حضرت ابراہیمؑ کو اور
اُنکی آل کو تحقیق تو ہی ہے سراہا گیا بزرگی والا ۔
درود کی بدولت بڑے بڑے مراتب اور درجے حاصل
ہوتے ہیں درود کیا ہے قبولیت ورحمت کا وسیلہ
ہے بغیر اسکے دعا قبول نہیں ہوتی اسواسطے درود
کے بعد بامید اجابت اپنی ذات اور اپنے والدین کے

کرتا ہے نمستے کہتے ہیں ۔
منتر ۶ میں اوپر کی سمت کے نگہبان اور مالک برہسپتی دیوتا
کو جسکے بان بارش کے قطروں کی مانند اُنکے دشمنوں
پر گرتے ہیں اور انکے دشمنوں کی خوب گوشمالی کرتا ہے
اور بہت بڑا عالم ہے نمسکار کرتے ہیں ۔
چونکہ ہر ایک دیوتا کو جہت خاص اور فعل خاص سے خاص
نسبت اور جدا جدا قوت اور خاصہ حاصل ہے اور ان سے
ان کو پوری پوری دوستی ومحبت ہے اسواسطے بزعم اُنکے
جو بڑے بڑے اژدہا ڈنگ مارتا ہے اور بچھو وغیرہ رذیل
موذیوں کو نہیں مارتا اور جو پورب کی حفاظت میں مصروف
وہ پچھم کی نہیں کرتا اسواسطے سندھیا خواں سب سے
جداگانہ اپنی دوستی جتا جتا کر ایک ایک دشمن کی ہلاکت
اور اپنی حفاظت چاہتا ہے سیاق عبارت اسپر شاہد ہے
اس سے واضح ہے کہ سندھیا کیا ہے عبادت نہیں اپنی
حفاظت اور امن کا عصار اور دشمنوں کی ہلاکت اور
بربادی کا میگزین اسواسطے وہ دن میں تین بار کرتا ہے
تاکہ روئے زمین پر سوائے اسکے اور اسکے دوستوں
کے کوئی نہ رہنے پائے ۔
اسکے بعد اُپ استھان کے چار منتر پڑھے اور وہ چاروں
سورج دیوتا کی حمد وثنا میں ہیں لیکن ویدوں نے ان کو
اس محل پر پڑھنے کی اجازت نہیں دی ۔ پھر ذیل کی منتر
پر سندھیا ختم کرے ۔

नमः शम्भवायच मयो भवायच नमः शङ्करायच मयस्करायच नमः शिवायच शिवत्रायच ॥

اور کل مومنین کیلئے دعا، مغفرت مانگتا ہو اور حاجتیں
چاہتا ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ
تَوَالَدَا وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا وَاغْفِرِ
اَللّٰھُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ
سَمِیْعٌ مُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَقَاضِیُ الْحَاجَاتِ
وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ - اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا
کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ
مَغْفِرَۃً وَّارْحَمْنِیْ مِنْ عِنْدِكَ اِنَّكَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ **ترجمہ** اے اللہ مجھے اور
میرے والدین کو اور اُنکی جد اور اولاد کو بخش اور اُن پر
اپنا رحم رکھ جیسا کہ اُنھوں نے مجھکو بچپن میں پالا پرورش
کیا اے ارحم الراحمین تو ہر مسلمان و مومن عورت
مرو زندے مردے کو اپنی رحمت سے بخشدے بیشک
توہی ہے سب کی دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے
والا اور سب کی حاجتیں پوری کرنے والا اور سب کے
درجے بلند کرنیوالا - یا غفور الرحیم اسمیں کچھ شک
نہیں کہ میں نے اپنی جان پر بڑے بڑے کثرت سے
ظلم کئے ہیں اور تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہو
تو از راہ بخشش مجھے بخشدے میرا پردہ ڈھانک لے
اور اپنی خاص رحمت سے مجھ پر مہربانی رکھ لاریب تو ہی
ہے بخشش کرنیوالا دیا وان -

یہ یجر وید کے سولھویں باب کا اہم منتر ہی معنے اسکے یہ
ہیں شمبھو اور میو بھو اور شنکر اور میسکر اور شوا ور شوتر کیلئے
سلام یہ نمسکار کا منتر بجائے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے
استعمال میں لاتے ہیں مگر ویدوں میں اسکی بھی اجازت نہیں
غرضکہ سندھیا والے برضا و رغبت خود جو چاہتے ہیں کرتے
ہیں ویدوں نے کسی طرح کی کوئی عبادت یا منتروں کا محل ہرگز
نہیں بتایا۔ علی ہذا جنیو انگوٹھے پر ڈالنا بار بار پانی گرانا
اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں ہو سکتے اور اسی قبیل سے ہی
پائخانہ پھر کر کان باندھنا بھلا کوئی پوچھے خطا تو مقعد نے کی
کان بیچارے کا کیا قصور کہ باندھا گیا بھلا یہ کونسی عقل
کی بات ہے کہ سہ نانی خصم کرے نواسہ ڈنڈ بھرے ؛
جسپر طرہ یہ کہ استنجا کرنیکے ساتھ غرغرہ بھی کیا جاتا ہی بھلا
وہ تو نجاست آلودہ مقام تھا اسلئے دھونا واجب ہوا
کلیاں کیوں کیں۔ یہاں دال میں کالا ضرور ہے -
الحاصل سندھیا کیا ہے بقول ابوالفضل منتر پڑھنا
پانی سُٹکنا اور پھینکنا اور چھینٹے دینا شام و صبح اور دوپہر
کے وقت - آئین اکبری صفحہ ۲۰۶ -
سندھیا بہیئت مجموعی خدا کا کلام نہیں اور نہ اسکے حکم
سے پڑھی جاتی ہے اور نہ ان رشیوں کا قول و فعل ہے
جنپر وید نازل ہوئے تھے ہاں البتہ اُن ہندوؤں کا ایجاد ہے
جو وید کے رشیوں کے بعد ہوئے اور جہات و عناصر و گرہوں
وغیرہ کے پوجاری تھے اسیواسطے اسمیں تن پرستی گرہ
پرستی جہت پرستی سورج پرستی جل پرستی وغیرہ سب کچھ موجود

اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کمی نہیں وہ مانگنے والوں کو بے حساب دیتا ہے اور جو نہ مانگے اُسپر غصہ لاتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے اِنَّهٗ مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (ترمذی باب فضل دعا) اسلئے ضرور دعائیں مانگنا چاہئے۔

اسکے بعد دائیں بائیں کے حاضرین و ملائکہ مقربین کو تحیۃً عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تمپر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہوجیو فقط۔

ناظرین۔ یہ اسلامی نماز ہے جسمیں شروع سے آخر تک ایک بھی فضول حرکت نہیں اور سب طرح سے دل کی جمعیت اور طمانینت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے خدانخواستہ اگر شامت اعمال سے قیام میں کچھ خیال بٹا یا آلکس نے مُنہ دکھایا تو رکوع کرتے ہی سب رخصت اور حضوری حاصل ہوجاتی ہے اور سجدے میں تو ان باتوں کے پتے ہی نہیں پاتے۔ نماز میں حمد و ثنا کردگار و دعا والتجا استغفار کے سوا نمازی کے مُنہ سے کچھ نہیں نکلتا کسی کی تعظیم کیلئے قیام کرنا۔ دست بستہ کھڑے ہونا سر جھکانا۔ ٹک گھسنی کرنا۔ با ادب چُپ سامنے بیٹھے رہنا ترک التفات دل سے تضرع۔ زبان سے عجز کا اظہار اور اپنے بندہ ہونیکا اقرار وغیرہ ادب کے طریقے عاجزی و فروتنی کے دستور۔ نباتات کا ہر وقت کھڑے رہنا حیوانات کا ہر دم سرنگوں رہنا۔ جمادات کا مدام سر دے پڑے رہنا کہ قیام و رکوع سجود سے عبارت ہے

ہے مگر عظمتِ خالق اور توحید الٰہی اور طلب رحمت و بخشش کا بیان نہیں عجز و انکسار کا نشان نہیں اور ہمیشہ مرمّت و مرتّب ہوتی رہتی ہے تا حال کسی کروٹ پر قائم نہیں ہوئی بلکہ پنڈت دیانند نے خود دو طرح بیان کیا ہے اور اختلاف خیالات کے سبب جو عام ہندؤں کی ہے اُسے ہندو نہیں پڑھتے جو پہلے زمانہ میں پڑھی جاتی تھی اُسکا وجود صفحہ دہر سے مفقود ہے اور جو اگلے بزرگوں نے آنکھوں دیکھی نہ کانوں سُنی تھی وہ موجود ہے زیادہ سے زیادہ آدہ گھنٹہ میں پڑھی جاتی ہے جس سے ظاہری اخلاق کی درستی باطن کی صفائی خلقت کی بہتری جدا رہی یا اپنی ذات کی بھلائی بالکل نظر نہیں آتی۔ اُسکے پرزے پرزے اور جوڑ جوڑ پر نگاہ کرنیسے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایجاد بندہ است۔ معلوم ہوا کہ وید کے مصنفوں کو جو بات اللہ تعالیٰ سے ملانے والی اور عبادت تھی نہیں سوجھی۔ اسواسطے وہ اس سے محروم گئے۔ اور ان ہندؤں کے مجددانِ دین کو سوجھی ہے کہ انہوں نے سندھیا از خود جاری کردی۔ مگر ناقص۔ اسیواسطے ہر زمانے کے لوگ اسکو اُلٹتے پلٹتے رہتے ہیں۔ ماشاء اللہ دین اسی کا نام ہے کہ بالکل بے اصل ہو اور ہمیشہ ترمیم ہوتا رہے اور اسکے فضائل خود ہی بیان فرمائیں۔

میرے پاس اسوقت پانچ سندھیا موجود ہیں۔ ایک مرادآباد کی ایک اجمیر کی ایک انارکلی لاہور کی ایک امرتسر کی ایک بلند شہر کی۔ مگر ایک سی ایک نہیں ملتی اور جو کچھ رسالہ ہذا میں درج ہے

اور قیام سے رکوع کی اور رکوع سے سجود کی اور سجود سے تشہد کی جانب انتقال کرنا کہ جوکشتی اور نجوم وغیرہ کی عبادت حرکت دوری کے مشابہ ہے وغیرہ طرق تذلل کہ فطرةً جملہ اقوام اناس اور ہر فرد مخلوق میں شائع اور پائے جاتے ہیں وہ نماز میں حقیقةً داخل اور خدائے تعالیٰ کے روبرو عبادةً مستعمل ہوتے ہیں پس اسلامی نماز کیا ہے ہر فرقہ اور ہر ملت کی ناقص اور ادھوری عبادت کو مکمل کرنیوالی اور جامع عبادت ہے اگر باجماعت ادا کریں تو اُن لوگوں کے شامل ہونیکے سبب کہ جو خاصان خدا مدام وقت پر پڑھنے والے ہوتے ہیں اور بھی لطف زیادہ آتا ہے بلکہ اُنکا شمول طمانینت قلب اور سکنیہ کی زیادتی اور رحمت الٰہی کے نازل ہونیکا باعث ہوتا ہے جسکی وجہ سے نماز درجہ ثواب اور مرتبہ میں بڑھ جاتی اور ناظرین کے دل میں بھی نماز پڑھنے کا شوق پیدا ہوجاتا ہے۔

جن اجزا و ارکان سے جیسے کہ نماز کا وجود مشہود ہوا اور آنسرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائی پڑھائی تھی ویسے ہی صحیح و سلامت ابتک موجود ہے سندھیا کی طرح بار بار مرمت ہوئی اور الٹی پلٹی نہیں گئی اور حسب تعلیم صمدِ بے نیاز جن اوضاع و اتوار سے آنحضرت صلعم نے اُسکو ادا کیا تھا آپ کی اُمت بھی اُنہیں سے ادا کرتی ہے (صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي کہ جیسے میں خدا کی نماز بجا لاتا ہوں ایسی ہی تم بھی بجا لاؤ اس باب میں وارد ہے)

اکثر سنسکار ودھی اور ستیارتھ پرکاش مؤلفہ دیانندجی اور پنچ مہا یجہ ودھی وغیرہ سے مرقوم ہے۔

سندھیا کو عموماً سر و ناف برہنہ پڑھتے ہیں اور کھانا پکانیکے وقت بھی انکا یہی حال ہوتا ہے۔

اوّل تو برہنگی سراسر خلاف تہذیب اور ہیجان کا باعث۔ مہذب لوگ ایسی حال سے کسی کے روبرو نہیں آتے دوسرے جس حال میں بندہ بندے سے شرماتا ہے اس حال سے اپنے مولا کے روبرو حاضر ہونا صریحاً گستاخی و بے ادبی ہے۔ تیسرے پالتھی مار کر بیٹھنا اور گردن بلند رکھنا اور آنکھیں بند کر کے مگن بیٹھنا یہ تینوں تکبر کی نشانیاں ہیں سندھیا خواں میں پائی جانیکے سبب وہ خضوع و خشوع والا عابد نہیں ہو سکتا اور عند العقل بدستور مذکور تپ کرنا پکانا کھلانا لب دریا کنار تالاب نہانا عبادت اور دانش نہیں۔ بلکہ نہایت معیوب فعل ہے۔ نامعقول آدمی ایک دوسرے کی برہنگی دیکھ کر آنکھ بند نہیں کر لیتے بلکہ چکنے چپڑے بدنوں پر گھر بار فراموش ہو کر بحر نامرادی میں بہ جاتے ہیں۔ گوجرات گوجرانوالہ۔ لاہور۔ امرتسر وغیرہ پنجاب کے تالابوں اور نہروں کے نہان اور اسکی خرابیاں اور کرشن جی اور گوپیوں کا ماجرا سب پر عیاں ہے محتاج بیان نہیں۔ چوتھے اندری سپرش کرنا یعنی عضو عضو کو چھونا یہ کسقدر غیر مناسب فعل خلاف ادب ہے خداوند عالم کے دربار کی بیٹھی اور یہ شوخی عبادت میں بھی کیڑا نصیب نہوا اور ہاتھ نچلے نہ رہیں۔ بعضے کہتے ہیں اس سے استدعائے طاقت مدعا ہے کہ پرمیشور ہمارے ان اعضا کو قوت بخشے مگر یہ بھی وہم پرستی ہے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اُنکا رجوع

نماز میں جنکو کیف حاصل ہوتا ہے اُنکی نماز کی طوالت کا
مجھکو حوصلہ کہاں کہ بیان کروں مگر عام لوگوں کو چار فرض
پڑھنے میں بارہ پندرہ منٹ کا عرصہ لگتا ہی اور خوبی یہ کہ
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ (عنکبوت)
نمازی کو نماز کل بدیوں اور بیحیائیوں سے روکے رہتی ہے یعنی
حیوان سے انسان بنا دیتی اور انسان کو خدا سے ملا دیتی
ہے بدتہذیب فاسق و فاجر۔ معاند و متکبر اور مشرک نہیں
ہونے دیتی بلکہ شستہ و شائستہ رہنے اور کپڑے پاک
صاف رکھنے اور آٹھ پہر میں پانچ مرتبہ خدا کے حضور میں
حاضر ہونے اور بزرگوں کی ملاقات کے فیضان اثر اور
انوار تجلّیات کی برکت کے سبب نمازی کی تندرستی اور صحت
اور سلامتی و شائستگی پارسائی سندھیا اُپاسنا والوں سے
بہت اچھی اور بڑھکر ہوتی ہے خدائے قادر کی
ہیبت اور سطوت کا سکہ گناہوں سے بچنے کا خوف
مرنیکی فکر اُخروی پکڑ کا ڈر حساب کا اندیشہ اخلاق کی
درستی خلق کی خیر خواہی ہر قسم کی دور اندیشی جو نمازی
کو حاصل ہوتی ہے وہ سندھیا خواں وغیرہ میں نہیں پائی
جاتی جو نفعے اس سے خلقت کو پہنچتے ہیں وہ اوروں
سے نہیں پہنچتے۔ یہ نماز میں بھی مرے جیتے مسلمانوں
کیلئے رحمت و مغفرت کا خواستگار رہتا ہے اور سندھیا
خواں سندھیا میں اپنی گردن و سینہ تن پیٹ وغیرہ
دکھاتا ہے اور بعد ازاں بھی وہ اسی فکر میں رہتا ہی
بھی خواہی خلائق کی راہ بالکل نہیں چلتا۔ نمازی کے

زبان کا عجز ہی بس ہے۔ ایسے اشاروں کی حاجت نہیں وہ
دانا خود ہی سب کچھ جانتا اور سب کا داتا ہے ~

تعالی اللہ زہے قیوم و دانا ✤ توانائی دہے ہر ناتوانا

پھر جن اعضا کا مس کیا جاتا ہے معمولی ہیں ئیسہ نہیں اگر کسی کے فہم ناقص
میں مس اعضا ہی عبادت ہے تو ئیسہ کو چھوا ہوتا کیونکہ وہ سب کے راجا
ہیں پس رعایا کی خیر منانا اور راجا کی خبر نہ لینا محض بے انصافی اور
صریحاً ناشکری ہے چنانچہ اُنکے ظاہری و باطنی مفاد سب تسلیم
ہیں مگر دل کے سوا کسی کو نہیں چھوتے۔ پانچویں با اینہمہ خوبی عین
سندھیا میں پانی اور لٹیا کا جنیوا ور چٹیا کا دھیان رکھنا بار
بار ہتھیلی پر پانی اُنڈیلنا مہمل الفاظ منہ سے بولنا وغیرہ حرکات
متواترہ کرنا اس سے بدیہیاً ظاہر ہے کہ معاذ اللہ سندھیا کیا
ایک اچھا خاصہ تماشا ہے کنج تنہائی میں شاید اسی لئے کیا جاتا ہے
کہ دیکھنے والے عقلمند ہنسی نہ اُڑائیں۔ کجا اسلامی عبادت سرمایہ
زہد و ریاضت نماز بے نیاز کجا سندھیا جس میں نہ تقوے اور
طہارت کا نشاں ہے نہ نفس کشی اور ریاضت کا گمان ہے اگر بزعم
باطل خود اُنہوں نے نماز کو بھی اسی پر قیاس کر لیا ہے تو یہ اُنکی سمجھ کی
غلطی ہے نماز کا قصور نہیں ~ آنکھیں اگر بند ہی ہیں تو دن بھی رات ہے
اسمیں قصور کیا ہے بھلا پھر آفتاب کا
چھٹے بدن کی صحت اور تندرستی جیسی نمازی کو ادائے نماز سے حاصل ہے
سندھیا والوں کو بالکل میسّر نہیں آتی خصوصاً حبس دم کرنے یعنی
اُدں کھکر سانس روک لینے سے رہی سہی تندرستی بھی مفقود اور بجائے
اُسکے سُستی اور غفلت اور بائی گولہ۔ سِل ضیق النفس دمہ وغیرہ
سینے کی گوناگوں بیماریاں موجود اور دو قسم کا جریان کہ قطع النسل

حسن خلق اور نیک نیتی کا لوہا مانکر ہندو آریے عورتیں
بچّے درِ مسجد پر حاضر ہوکر بصد آرزو دم کرواتے
پانی پڑھواتے ہیں جسکے فیضانِ اثر سے سب کو خدا
تعالیٰ تندرستی دیتا اور فائدہ پُہنچاتا ہے۔ سندھیا
پڑھنے والے کے پاس سے کوئی بھی نہیں نکلتا
بلکہ جسوقت زور سے اوں کرکے وہ حبس دم کرتا ہی
اس سے ڈرکر بھاگ جاتے ہیں۔ علی ہذا نمازی ہر نجاست
و غلاظت سے بھی اپنے کپڑے اور تن بدن کی حفاظت
کرتا ہے اور بے نماز بالکل نہیں کرتا بلکہ اپنی پیشاب
کے وہ قطرات کہ بعد میں آتے ہیں سب اپنی دہوتی
یا پاجامہ میں لیتا ہے آٹھ پہر میں اگر دس مرتبہ کرے
اور فی مرتبہ پانچ قطرے کپڑے پر لے تو ہر روز
دو چُلّو پیشاب سے اپنے تن بدن کو نجس کرتا ہے
اسی پر سال بھر کا حساب لگا لیجئے اور گائے وغیرہ
کے گوبر موت کا کیا کہنا اُن سے تو گھر لیپنا گھر کی
طہارت اور سُتھرائی کا کام دیتا ہے اور نوش جاں
فرمانا بقول منوجی تن بدن سے گناہوں کا میل دھونا
ہے۔ پس جنکے گناہ گائے کے موت اور گوبر سے
محو ہوتے ہیں انہیں خدا کی پاک عبادت سے کیا کام
وہ طاہر مطہر عبادت نماز پر معترض ہوں تو جائے
نصیحت نہیں سمجھ کا قصور ہے والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

انسان کا حقیقی سبب ہے، سندھیا خواں کی جان کو لگ جاتا ہے
دیکھو امرت ساگر دم روکنے کا بیان وجہ یہ کہ سانس لینے ہی سے
انسان کی زندگی ہے۔ ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات است و چوں بر می
آید مفرّح ذات جسوقت انسان اوپر کی سانس لیتا ہی تو اوکسیجن
یعنی عمدہ ہوا کو جذب کرتا ہے جو انسان کی زندگی ہی اور جب
نیچے کو سانس لیتا ہے تو کاربون یعنی خراب ہوا کو نکالتا ہی (جو
انسانی زندگی کی قاطع ہے) اور سانس کی یہ آمد و رفت ایک
معمولی قدرتی طریقہ کیموافق رہتی ہے پس اگر اُس میں فرق آئیگا
تو ضرور انسانی صحت اور اُسکے قواعد میں فتور آئیگا اور سانس
کی آمد و رفت بند رہے سٹیم تو برابر کام دے اور انجن نہ چلے
آخر کار اسکا کیا انجام ہوگا تنفس کی خرابی کہ درحقیقت انسانی
زندگی کی خرابی ہے دیکھو نزع کے وقت سب سے پہلے تنفس ہی
خراب ہوتا ہے (زفرات) لمبی لمبی سانسیں موت کی خبر دیتی ہیں
سانس رُکتے رُکتے بالکل ہی رُک جاتا ہے پُرانے زمانہ کے
لوگ سانس کی آمد و رفت سے گھڑی کا کام لیتے تھے جس شخص
کی سانس ایک منٹ میں سترہ مرتبہ یعنی فی گھنٹہ ہزار مرتبہ چلتی ہے،
وہ نہائت تندرست و قوی ترین خیال کیا جاتا ہی اور اسی سبب سے..
یہ نتیجہ بھی برآمد ہوگیا کہ جب ہزار مرتبہ سانس کی آمد و رفت ہوگی تو
ایک گھنٹہ ہو جائیگا۔ پھیپھڑے کی غذا وہ ہوا ہے جو سانس کے
ذریعہ سے اندر جاتی ہے جب حبس دم کیا جائیگا تو اُسکو غذا
کس طرح بہم پہنچیگی ضرور ہے کہ اُس میں خرابی پیدا ہو۔ میں نے
بہت سے حبس دم کرنے والوں کو خون تھوکتے دیکھا اور مرض سل میں مبتلا پایا ہے اسلئے حبس دم کی فضیلت میں
جو کہ دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۳ میں لکھا ہے کہ اس سے دم اپنے قابو میں آتا اور عقل و فہم اور ذہانت

تیز ہو جاتی ہے انسان حواس خمسہ پر تسلط حاصل کرتا اور سب شاستروں کو تھوڑے عرصہ میں پڑھ لیتا ہے
بالکل غلط اور انسانی فطرت اور حفظ صحت کے قواعد کے خلاف ہیں اُسکے موجد وہ جوگی وغیرہ تھے کہ جو
اپنے تئیں جھوٹے معبودوں کے خوش کرنے کو ہلاکت میں ڈالتے اور گوناگوں تکلیفیں سہتے تھے بسا اوقات
دیوتاؤں کی بھینٹ مین اپنی جان کو چڑھا دیتے تھے چنانچہ اب بھی اُنکے پیرو ایسا ہی کرتے ہیں کوئی زبان کاٹکر
دیوتا کی نظر کرتا ہے کوئی ہاتھ سُکھا لیتا ہے کوئی کسی عضو کو راکھ لگا کر نکما کر ڈالتا ہے مگر حقیقی معبود کی سچی
عبادت رکوع وسجدہ والی نماز اور مسجد کے راہ نہیں جاتا اسلئے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
پیغمبر اسلام نے انسانی فطرت اور توحید الٰہی کی اشاعت کو مدنظر رکھکر جاہلیت کے ان وحشیانہ مراسم وافعال کو
توڑا اور فرمایا لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ (مشکوٰۃ) لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصَى وَلَا اخْتَصَى إِنَّ خِصَاءَ
أُمَّتِي الصِّيَامُ - إِنَّ تَرَهُّبَ أُمَّتِي الْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارًا لِلصَّلٰوةِ صـ ۶۱ یعنی
رہبانیت وغیرہ افعال کو اسلام میں دخل نہیں جو خصّی کرے یا خصیہ نکال ڈالے مسلمان نہیں۔ زہد کیا ہے
روزہ رکھنا (اُس سے وہ غرض پوری ہو جاتی ہے جو خصّی ہونیسے ہوتی ہے) اور مسجد میں نماز کی انتظار
میں بیٹھنا (اس سے نفس قابو میں آجاتا ہے) مگر جاہلیت کے خیالات بمشکل اور دیر سے دفع ہوتے ہیں یہ بلائے
عظیم اہل اسلام سے تو رخصت ہوئی اور رغرقہ ہوا پرست پر ابتک طاری ہے اُنہوں نے اس وحشیانہ رسم
(حبس دم) کو ایک دوسرا قالب پہنا کر عبادت کا رکن اوّل واعظم بنایا اور طرح طرح کے دلچسپ قصّے کہانیوں
سے مشتہر کیا کہ حبس دم ایسا اور ویسا ہے اور وہ دوسرے پاکھنڈوں اور جوگیوں کے کرتوتوں کی طرح اعجوبہ پرستوں
کے دلوں میں چبھ گیا۔ جن باتوں کو قانون قدرت نے منع کیا تھا اُنکے مرتکب ہوئے اور خداوندی حکمتوں سے غافل
ہو بیٹھے حالانکہ خدا تعالیٰ جانوں کو ہلاکت میں ڈالنا اور تکلیف مالا یطاق دینا نہیں چاہتا قرآن شریف میں وارد
ہے وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ترجمہ تم اپنے ہاتھ سے
ہلاکت میں مت پڑو اللہ تعالیٰ وسعت سے بالاتر کسی کو تکلیف نہیں دیتا وہ تو راستبازی اور صداقت کی حکم کی تعمیل
چاہتا ہے نہ انسانی نسل منقطع کرنا اور جو طاقتیں اور وسائل اسنے عطا فرمائے ہیں وہ نہیں چاہتا کہ انسان
انکو اپنے ہاتھوں غارت کریں اور خودکشی کو رواج دیں ؎

مانصیحت بجائے خود کردیم روزگارے دریں بسر بردیم گرنیاید بگوش رغبت کس بر رسولاں بلاغ باشد وبس

اخبار - النذیر میرٹھ } ویدوں اور پُرانوں کا ترجمہ - ملک کے تازہ حالات - آریوں کے اعتراضوں کے جوابات - مہینے میں دوبار شائع ہوتا ہے -
قیمت سالانہ عوام سے ۱؎ رؤسا سے ۲؎ درخواستیں بنام (منشی) نذیر حسین منیجر النذیر میرٹھ آنی چاہئیں - المشتہر ابو رحمت حسن اڈیٹر النذیر -